Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹ | جسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۹۷ھ ۔ ۱۳ شہادت ۱۳۵۶ ہش ۔ ۱۳ اپریل ۱۹۷۷ء | نمبر ۸۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۳ شہادت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے' الحمدللہ

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۱۳ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

بے چینی بہت ہے اور ضعف بھی بہت ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

جماعتِ احمدیہ لاہور کے ایک مخلص دوست مکرم میاں اصغر علی صاحب (گلوب ٹمبر کارپوریشن) کی صاحبزادی بہت بیمار ہیں ان کی صحت کے لئے احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

مکرم ملک برکت علی صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ حافظ آباد کی آنکھ کا اپریشن ۷ر اپریل کو حافظ آباد میں ہوا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس اپریشن کو کامیاب کرے اور انہیں صحت اور تندرستی والی لمبی عمر بخشے۔ آمین

(محمد اشرف ممتاز (مربی سلسلہ) امیر جماعتِ احمدیہ حافظ آباد)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو لوگ برکت پاتے ہیں انکی زبان بند اور عمل اُن کے وسیع اور صالح ہوتے ہیں

بات وہی برکت والی ہوتی ہے جس کے ساتھ آسمانی نور ہو اور عمل کے پانی سے سرسبز کی گئی ہو

"جو لوگ برکت پاتے ہیں ان کی زبان بند اور عمل ان کے وسیع اور صالح ہوتے ہیں پنجابی میں کہاوت ہے کہ کہنا ایک جانور ہوتا ہے اس کی بدبو سخت ہوتی ہے اور کرنا خوشبودار درخت ہوتا ہے۔ سو ایسا ہی چاہیئے کہ انسان کہنے کی نسبت کر کے بہت کچھ دکھائے۔ صرف زبان کام نہیں آتی۔ بہت سے ہوتے ہیں جو باتیں بہت بناتے ہیں اور کرنے میں نہایت سُست اور کمزور ہوتے ہیں۔ صرف باتیں جن کے ساتھ رُوح نہ ہو وہ نجاست ہوتی ہیں۔ بات وہی برکت والی ہوتی ہے جس کے ساتھ آسمانی نُور ہو اور عمل کے پانی سے سرسبز کی گئی ہو۔ اس کے واسطے انسان خود بخود کچھ نہیں کر سکتا۔ چاہیئے کہ ہر وقت دُعا سے کام کرتا رہے اور درد و گداز سے اور سوز سے اس کے آستانہ پر گرا رہے اور اس سے توفیق مانگے ورنہ یاد رکھے کہ اندھا مرے گا۔

دیکھو جب ایک شخص کو کوڑھ کا ایک داغ پیدا ہو جاوے تو وہ اس کے واسطے فکرمند ہوتا ہے اور دوسری باتیں اسے بھول جاتی ہیں۔ اسی طرح جس کو رُوحانی کوڑھ کا پتہ لگ جاوے اسے بھی ساری باتیں بھول جاتی ہیں اور وہ سچے علاج کی طرف دوڑتا ہے مگر افسوس کہ اس سے آگاہ بہت تھوڑے ہوتے ہیں"

(ملفوظات جلد پنجم صہ ۳۴۶)

جماعتیں اپنے بجٹ سے جتنا آگے نکل سکیں نکلیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۰ر اپریل ۱۹۷۳ء کو خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

"پس گو مالی سال کے ختم ہونے میں بہت تھوڑا وقت رہ گیا ہے لیکن مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ پورا ہو جائے گا تاہم جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ کوشش کریں کہ اپنے اپنے بجٹ سے جتنا آگے نکل سکیں نکلیں۔ انفرادی حیثیت میں بھی اور اجتماعی طور پر بھی۔ چھوٹی بڑی دیہاتی اور شہری جماعتوں کے لحاظ سے بھی"

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پبلشر:۔ مسعود احمد؛ پرنٹر:۔ سید عبدالحی؛ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ؛ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ ار شہادت ۱۳۵۶ھ
۱۳ اپریل ۱۹۷۷ء

دہریت کی وباء اور اُس کا انجام

اللہ تعالیٰ نے جہاں قرآن مجید میں شرک کی مضرت کو کھول کھول کر بیان کیا ہے اور اُسے ایسا گناہ قرار دیا ہے جو بخشا نہ جائے گا وہاں دہریت کو بھی ایک نوع کا شرک ہی قرار دے کر دہریوں کے خود ساختہ نظریوں اور خیالات کو ڈھکوسلے اور پرلے درجہ کی گمراہی قرار دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ دہریت کو شرک ہی کی ایک قسم قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے:-

أَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوٰىهُ وَأَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ أَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ وَقَالُوْا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝ (الجاثیہ آیات ۲۴، ۲۵)

ترجمہ:- کیا تو نے اُس شخص کی حالت پر بھی غور کیا جس نے اپنی خواہش نفسانی کو اپنا معبود بنا لیا ہے اور اللہ نے اس کو (اپنے) علم کامل کی بناء پر گمراہ قرار دیا ہے اور اُس کے کانوں اور اُس کے دل پر مہر لگا دی ہے اور اُس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے۔ سو اب اللہ کے اس فعل کے بعد اُس کو کون ہدایت دے سکے گا؟ کیا وہ نصیحت نہیں حاصل کرتے؟ اور وہ یہی کہتے ہیں کہ یہی ورلی زندگی ہمارے لئے مقدر ہے اسی زندگی کو گزارتے ہوئے ہم مریں گے اور اسی کا لطف اُٹھاتے ہوئے ہم زندہ رہیں گے اور زمانہ ہی ہمیں (اپنے اثر سے) ہلاک کرتا ہے لیکن ان کو اس بات کا کوئی حقیقی علم نہیں۔ وہ صرف ڈھکوسلے مار رہے ہیں۔

ظاہر ہے کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دہریوں کا ذکر کر کے ان کے خیالات کی تردید فرمائی ہے۔ بالعموم دہریے یہی نظریات رکھتے ہیں کہ یہی ورلی زندگی ہمارے لئے مقدر ہے اسی زندگی کو گزارتے ہوئے ہم مریں گے اور اسی کا لطف اُٹھاتے ہوئے ہم زندہ رہیں گے اور یہ کہ زمانہ ہی ہمیں اپنے اثر سے ہلاک کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں دہریوں کے ان خیالات کو ڈھکوسلے قرار دیا ہے وہاں دہریت کو بھی شرک ہی کی ایک قسم گردانا ہے۔ اسی لئے فرمایا کہ اگرچہ یہ لوگ خدا تعالیٰ کی ہستی اور آخرت کے منکر ہیں لیکن انہوں نے اپنی خواہش نفسانی کو اپنا معبود بنا لیا ہے یعنی یہ اپنی خواہش نفسانی کی اسی طرح پرستش کرتے ہیں جس طرح عام مشرکین نے اپنے معبودانِ باطلہ کو پرستش کا مستحق ٹھہرا رکھا ہے۔ یہ دونوں ہی مشرک۔ عام مشرک تو وہ ہیں جو بتوں وغیرہ کے آگے سجدہ کرتے ہیں اور دوسری قسم کے مشرک وہ دہریے ہیں جنہوں نے اپنی نفسانی خواہشات کو معبود کا درجہ دے رکھا ہے۔ سو دہریے بھی فی الحقیقت مشرک ہی ہوتے ہیں اور اُنہی کی طرح پرلے درجہ کے گمراہ۔ کیونکہ بلا استثناء ہر قسم کے شرک کو اللہ تعالیٰ نے پرلے درجہ کی گمراہی قرار دے کر خبردار فرمایا ہے کہ شرک ایسا گناہ ہے کہ جو بخشا نہیں جائے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ۝ إِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ إِلَّآ إِنٰثًا ۚ وَإِنْ يَّدْعُوْنَ إِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ۝ (النساء آیات ۱۱۷، ۱۱۸)

ترجمہ:- اللہ اِس گناہ کو ہرگز نہیں بخشے گا کہ اُس کا (کسی کو) شریک بنایا جائے اور جو (گناہ) اس سے ادنیٰ ہو گا (اسے) جس کے حق میں چاہے گا معاف کر دیگا اور جو شخص (کسی کو) اللہ کا شریک بنائے تو (سمجھو کہ) وہ (سیدھے راستہ سے) بہت دُور جا پڑا۔ وہ اللہ کو چھوڑ کر بے جان چیزوں کے سوا (کسی کو) نہیں پکارتے بلکہ (حقیقت یہ ہے کہ) وہ سرکش شیطان کے سوا (اور کسی کو) نہیں پکارتے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک تمثیل کے ذریعہ واضح فرمایا ہے جب دہریت پھیل جاتی ہے اور لوگ خدا تعالیٰ کی ہستی کا انکار کر کے اپنی نفسانی خواہشات، ظاہری اسباب اور مادی تدابیر کو کارساز سمجھتے ہوئے انہیں اِلٰہ کا درجہ دے دیتے ہیں تو معاشرہ میں فساد عظیم رونما ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ ایسی صورت میں خدا تعالیٰ ڈھیل دیکر انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیتا ہے جس کے نتیجہ میں وہ دنیوی لحاظ سے ترقی کر کے خوشحالی کے فتنہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ ان کی یہ خوشحالی ہمیشہ قائم رہے گی اور وہ سدا ترقی ہی کرتے چلے جائیں گے لیکن ہوتا یہ ہے کہ یہ خوشحالی بے راہ روی اور اباحت کا دروازہ کھول کر بالآخر انہیں تباہی کے کنارے لا کھڑا کرتی ہے اور وہ تباہ و برباد ہو کر رہ جاتے ہیں۔ یہ تمثیل اللہ تعالیٰ نے سورۃ الکہف کی آیات ۳۳ تا ۴۳ میں بیان کی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے دو اشخاص کا ذکر کیا ہے۔ ان میں سے ایک کے پھلوں کے دو باغ تھے جو بہت سرسبز و شاداب تھے اور خوب پھل دیتے تھے۔ اپنی اس خوشحالی پر فخر کرتے ہوئے وہ خدا تعالیٰ کی ہستی اور آخرت کا منکر ہو بیٹھا اور جب ایک روز وہ اپنا باغ دیکھنے گیا تو اس نے باغ کو پھلوں سے لدا ہوا دیکھ کر یہ کہنا شروع کر دیا کہ میرا یہ باغ کبھی تباہ نہ ہو گا اور نہ کبھی قیامت ہی برپا ہو گی جو یہ باغ فنا کا شکار ہو۔ اس نے ساتھ ہی دوسرے شخص کو مخاطب کر کے فخریہ انداز میں یہ بھی کہا کہ میرا مال زیادہ اور جتھہ معزز ہے اور تیری میرے سامنے کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اس پر دوسرے شخص نے اس سے کہا تو نے تو اللہ تعالیٰ کی ہستی کا انکار کر دیا ہے اور اپنی نفسانی خواہشات کو معبود کا درجہ دے ڈالا ہے لیکن میں اس بات پر ایمان رکھتا ہوں کہ اللہ ہی میرا رب ہے۔ تو جب اپنے باغ میں داخل ہوا تھا تو تجھے یہ کہنا چاہیئے تھا کہ وہی ہو گا جو اللہ چاہے گا۔ کیونکہ اللہ ہی کے فضل سے ہر ایک قوت حاصل ہوتی ہے۔ فخر کرنے اور شیخی بگھارنے کی بجائے اس بات سے ڈر کہ کہیں خدا تعالیٰ تیرے باغ پر عذاب نازل کر کے اسے تباہ و برباد نہ کر دے اور تو کفِ افسوس ملتا رہ جائے چنانچہ ایسا ہی ہوا یعنی:-

وَأُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَأَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَا أَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ أُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ أَحَدًا ۝ (الکہف آیت ۴۳)

ترجمہ:- اور اس کے تمام پھلوں کو تباہ کر دیا گیا اور وہ (یعنی باغ کا مالک) اِس حال میں کہ وہ (یعنی باغ) اپنے سہاروں پر گرا ہوا تھا اس (مال) کی وجہ سے جو اس نے اس (باغ کی ترقی) کے لئے خرچ کیا تھا اپنے دونوں ہاتھ ملنے لگا اور کہنے لگا کہ اے کاش! میں کسی کو اپنے رب کا شریک نہ بناتا۔

اِس تمثیل سے صاف عیاں ہے کہ دہریت کی وباء قوموں کو نفسانی خواہشات کا غلام بنا کر اور ظاہری اسباب اور تدابیر پر بھروسہ کرنے اور انہیں ہی سب کچھ سمجھنے کے مرض میں مبتلا کر کے انہیں اباحت اور بے راہ روی اختیار کرنے کی طرف مائل کر دیتی ہے اور وہ خوشحالی کے فتنہ میں پڑ کر بالآخر تباہی کے کنارے جا لگتی ہیں۔ آج مغربی قومیں دہریت کی وباء کے نتیجہ میں ایسی ہی خوشحالی کے فتنہ میں مبتلا ہیں اور دن بدن ایک ہولناک تباہی کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ اس تباہی سے بچنے کا ایک ہی طریق ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر از سرِ نو ایمان لا کر اس کی کامل اطاعت اور فرمانبرداری اختیار کریں بصورتِ دیگر ان کا ہولناک تباہی سے دوچار ہونا یقینی ہے۔

درخواستِ دعا

دو ہفتے ہوئے خاکسار کا مثانہ کا اپریشن ہوا تھا۔ اپریشن تو خدا کے فضل سے کامیاب رہا۔ لیکن ابھی پیشاب کی تکلیف پوری طرح دور نہیں ہوئی اور کچھ پیچیدگیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل صحت عطا فرمائے۔ (محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ افریقہ وغیرہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمسایہ سے حُسنِ سلوک

مکرم مولوی عبد الباسط صاحب طارق بی اے شاہد اوکاڑہ

ہمسایہ سے حسن سلوک کا تعلق حقوق العباد سے ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"گو بڑا حق خدا تعالیٰ کا ہے۔ مگر اس کی مخلوق کے ساتھ معاملہ کرنا یہ بطور آئینہ کے ہے جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کے حقوق کو بھی ادا نہیں کر سکتا۔ جو شخص حقوق العباد کی پرواہ نہیں کرتا وہ آخر حقوق اللہ کو بھی چھوڑ دیتا ہے کیونکہ حقوق العباد کا لحاظ رکھنا یہ بھی تو امر الٰہی ہے۔ جو حقوق اللہ کے نیچے ہے۔"

(الحکم ۳۰ اپریل ۱۹۰۵ء)

اسلام امن اور سلامتی کا مذہب ہے اور اس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر معاشرتی اور بین الاقوامی امن قائم کیا جا سکتا ہے اسلام نے نہ صرف یہ کہ قریبی رشتہ داروں سے حسن سلوک کی تلقین کی بلکہ اس دائرہ کو بہت وسیع کر دیا ہے اور ہر تعلق دار سے حسن سلوک کا حکم دے کر انسانی ہمدردی اور اخوت کی فضا کو قائم کیا ہے قرآن کریم میں ہے۔

واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئاً وبالوالدین احسانا وبذی القربیٰ والیتٰمیٰ والمسٰکین والجار ذی القربیٰ والجار الجنب (نساء ۳۷)

یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الجار ذی القربیٰ اور الجار الجنب دونوں سے احسان کا معاملہ کرو "جار ذی القربیٰ" کے دو معانی ہیں۔

۱۔ ایسا ہمسایہ جو قریبی رشتہ دار ہو یعنی جس سے خونی تعلق ہو۔

۲۔ ایسا پڑوسی جو ہم مذہب یا ہم عقیدہ ہو اسی طرح والجار الجنب کے چار معانی ہیں۔

۱۔ ایسا پڑوسی جو رشتہ دار نہ ہو
۲۔ ایسا پڑوسی جو غیر مذہب سے تعلق رکھتا ہو (۳) ایسا پڑوسی جو مہربان سلوک اچھا کرنے والا نہ ہو۔
(۴) ایسا پڑوسی جس کا گھر کچھ دور ہو کیونکہ احادیث کی رو سے چالیس گھر تک ہمسائیگی کے حقوق قائم ہوتے ہیں۔ پس اس آیت کے مطالب کا خلاصہ یہ ہوا کہ تمام قسم کے پڑوسیوں سے حسن سلوک کرو خواہ وہ رشتہ دار ہوں یا غیر ہوں ہم مذہب ہو یا غیر مذہب کے گھر سے کچھ دور ہوں یا دیوار کے ساتھ دیوار ملی ہو خوش اخلاق ہوں یا بد اخلاق سب سے احسان اور حسن سلوک کا معاملہ کرنا ہے۔

ہمسایہ سے سلوک کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے احسان کا لفظ بیان فرمایا ہے احسان کے دو معنی ہیں۔

(۱) نہایت عمدہ سلوک کرنا جس میں نہ صرف یہ کہ ضروریات کا خیال رکھا جائے بلکہ جذبات کا بھی خیال رکھا جائے

(۲) احسان کا مطلب یہ بھی ہے کہ بغیر کسی سابقہ حسن سلوک یا عمل کے اچھا سلوک کیا جائے۔

پس احسان کا لفظ رکھ کر بتلایا کہ نہ صرف یہ کہ ہمسائے کی ضروریات کو حتی المقدور پورا کیا جائے اس کے وقار کو اور عزت نفس کو ٹھیس پہنچائے بغیر اس کی مدد کی جائے ہر غم اور دکھ میں اس سے ہمدردی کی جاوے بلکہ اس کے باریک در باریک جذبات کا خیال بھی رکھا جاوے تا تعلقات محبت میں فرق نہ آئے۔

احسان کے دوسرے معنوں کے لحاظ سے یہ مطلب ہوگا کہ پڑوسی سے حسن سلوک کرنا چاہئے یا تاوان کی ادائیگی کی طرز پہ نہ ہو یا بدلہ چکانے کی ذہنیت کام نہ کر رہی ہو بلکہ بغیر اس کے کسی سابقہ حسن سلوک یا مفید عمل کے اس کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کرنا۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ پڑوسی اگر بیمار ہے تو آپ محض اسلئے تیمار داری کے لئے نہ جائیں کہ جب آپ بیمار تھے تو چونکہ وہ آپ کی عیادت کو نہ آیا۔ کبھی آپ کو اس سے مالی مدد لینی پڑی لیکن وہ ادا نہ کر سکا تو آپ بھی باوجود مقدرت کے اس کی مالی مدد کرنے سے انکار کر دیں یہ تو گویا ایک رنگ میں انتقامی کارروائی ہوئی حسن سلوک تو نہ ہوا لیکن قرآن کریم نے احسان کا لفظ رکھ کر بہت عمدہ اخلاق کی تلقین کی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث کی شکل میں قرآن شریف کی جو تفسیر پیش فرمائی وہ اتنی کامل اور جامع ہے کہ رہتی دنیا تک نوع انسانی کے لئے قابل عمل لائحہ عمل کے طور پر امن اور سلامتی کی شعاعیں بکھیرتی رہے گی۔ پڑوسی سے حسن سلوک کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بے شمار احادیث مروی ہیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:۔

سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم
یقول مازال جبریل
یوصینی بالجار حتی
ظننت انہ سیورثہ

کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا حضور فرماتے تھے کہ جبرائیل نے پڑوسی سے حسن سلوک کرنے کے بارے میں اتنی تلقین کی مجھے خیال پیدا ہوا کہ کہیں پڑوسی کو جائیداد کا وارث بھی قرار نہ دیدیا جائے۔ جائیداد کے وارث رشتہ دار ہوتے ہیں پس پڑوسی کے لئے مومن کے دل میں ایسے ہی محبت اور ہمدردی کے جذبات ہونے چاہئیں جس طرح انسان اپنے قریبی رشتہ داروں کے لئے رکھتا ہے۔

ایک اور حدیث ہے حضرت عبداللہ بن عمرؓ راوی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیر الاصحاب عند اللہ خیرھم لجارہ۔ یعنی خدا کے نزدیک اچھے اصحاب وہی ہیں جن کا سلوک اپنے پڑوسیوں سے اچھا ہے۔ ایک دفعہ ایک صحابی نے ایک عورت کی نمازوں اور روزوں کی بڑی تعریف کی لیکن ساتھ ہی یہ کہا کہ حضور اس عورت میں ایک نقص ہے اور وہ یہ کہ وہ اپنی زبان درازی سے پڑوسیوں کو تکلیف پہنچاتی ہے حضور نے فرمایا ھی فی النار کہ وہ عورت دوزخی ہے پھر اسی شخص نے ایک اور عورت کا تذکرہ کیا کہ وہ نماز اور روزہ میں تو سست ہے البتہ اپنی زبان سے کسی پڑوسی کو دکھ نہیں دیتی تو آپ نے فرمایا ھی فی الجنۃ کہ وہ جنتی ہے ہمارا روزمرہ کا تجربہ ہے کہ عورتوں کی زبان درازی کی وجہ سے اکثر جھگڑے پڑوسیوں کے مابین ہو جاتے ہیں اور نہ صرف یہ کہ دیرینہ تعلقات محبت یکدفعہ ختم ہو جاتے ہیں بلکہ نوبت مار کٹائی اور قتل و غارت تک آ جاتی ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک صحابی حضرت ابوذرؓ کو نصیحت فرمائی کہ اے ابوذر جب تو سالن پکائے تو اس میں پانی زیادہ ڈال دیا کر کیونکہ اس طرح تو اپنے ہمسائے کی ضرورت بھی پوری کر سکتا ہے۔ ایک اور موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص مومن ہی نہیں ہو سکتا جو خود تو سیر ہو کر رات کو سوتا ہے اور اس کا پڑوسی بھوکا سوتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے معلوم ہوتا ہے کہ پڑوسی کی ضروریات اور اسکے جذبات کا کس قدر خیال رکھا جائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لا یدخل الجنۃ من لا
یامن جارہ بوائقہ

کہ وہ شخص مومن کس طرح ہو سکتا جس کا ہمسایہ اس کی ایذا دہی سے محفوظ نہ ہو

قرآن شریف اور احادیث میں ہمسایوں سے حسن سلوک کے بارہ میں بہت تلقین کی گئی ہے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کسی شہر میں انسان کا کوئی قریبی رشتہ دار نہ ہو اگر کسی مشکل کے وقت کوئی کام آسکتا ہے تو پڑوسی ہی ہوتا ہے بعض اچانک واقع ہونے والے حادثات اور صدمات پر مدد کے لئے اقرباء نہیں پہنچ سکتے ہمارے رشتہ داروں جیسی ہمدردی کرتے ہیں اسلئے اگر ان کا سلوک ہمسایہ سے عمدہ ہوگا تو وہ بھی وقت پر کام آئے گا اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ہر گھر معاشرہ کی اکائی ہے اور معاشرہ ان خاندانی یونٹوں سے تشکیل پاتا ہے اگر ہر شخص اپنے پڑوسی سے حسن سلوک کرنے کا ارادہ کرے تو چونکہ ہر گھر دوسرے کا پڑوسی ہے اسلئے تمام معاشرہ پر سکون اور پر امن رہے گا اگر ذرا اس مفہوم کو مزید وسعت دیں دنیا کے نقشہ پر اگر نگاہ دوڑائیں تو ہر ملک دوسرے ملک کا پڑوسی ہے۔ اگر اسلامی تعلیم کو اس نقطہ نگاہ سے دیکھیں تو ہر ملک اگر دوسرے پڑوسی ملک سے حسن سلوک کو مد نظر رکھے تو یہ گویا بین الاقوامی امن کی فضا پیدا ہو جاتی ہے۔

ہر مومن کا یہ فرض ہے کہ وہ ہر ایسی بات سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گریز کرے جس سے تعلقات کشیدہ ہوں فرق آوے عام طور پر دیکھا گیا ہے عورتوں اور بچوں کی معمولی لڑائی یا بجلی اور پانی کے مسئلہ پر اور اگر کوئی گزرگاہ مشترک ہے تو اس کے بارے میں پھر پردہ کے مسئلہ پر ہمسایوں میں نہ صرف یہ کہ تعلقات خراب ہو جاتے ہیں بلکہ نوبت مار کٹائی اور مقدمہ بازی تک پہنچتی ہے اسی طرح دیہات میں پڑوسی کے کھیت سے بلا اجازت چارہ کاٹنے پڑوسی کے کھیت میں جانور چرنے کے لئے چھوڑ دینا اور ایسی ہی دوسرے امور کی وجہ سے بسا اوقات کشیدگی کی وہ صورت حال پیدا ہو جاتی پس مومن کا یہ فرض ہے کہ پڑوسی کے جذبات کا خیال رکھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

والذی نفسی بیدہ لا یؤمن
عبدٌ حتی یحب لاخیہ ما یحب
لنفسہ۔

کہ خدا کی قسم وہ شخص مومن نہیں ہو سکتا جو اپنے بھائی کے لئے وہ چیز پسند نہیں کرتا جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اسلئے پڑوس میں اگر کوئی بیمار ہے یا طالب علم مطالعہ کر رہا ہے تو یہ احساس ہونا چاہیئے کہ کوئی ایسی بات نہ ہو جس سے پڑوسی کو تکلیف ہو

اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے ہمیں توفیق دی کہ ہم مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لائے اور حضور کی بیعت کر کے ہم نے یہ عہد کیا ہے کہ اسلامی تعلیمات کو از سر نو معاشرہ میں رائج کریں گے پس ہم احمدیوں پر یہ بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہمارا سلوک ہمارے پڑوسیوں سے نہایت عمدہ اور مثالی ہو اور اگر ہمسایہ کوئی احمدی بھائی ہے تو ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اب تم میں ایک نئی برادری اور تعلق اخوت قائم ہوا ہے پس اس صورت میں اس حسن سلوک میں ایک شدت پیدا ہو جانی چاہیئے۔

خدا کرے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور انہیں باحسن طریق نبھانے والے ہوں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

درخواست دعا

میری چار سالہ نواسی مورخہ ۹/۴ کو کوٹھے کی چھت سے گر کر شدید زخمی ہو گئی ہے آج کل جنرل ہسپتال کوٹ لکھپت میں زیر علاج ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ بچی کو جلد از جلد شفا عطا کرے

(احمد علی سراج فیروزپوری۔ [illegible])

ملک غلام فرید صاحب مرحوم و مغفور کا ذکرِ خیر

(مکرم سردار مصباح الدین صاحب چنیوٹ)

رفیقم ملک غلام فرید صاحب کو اللہ تعالےٰ نے بلا لیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اے دل تو اسی پہ جاں فدا کر

ملک صاحب مرحوم جس مرتبت کے حامل تھے۔ ایک تو ان کلمات سے ظاہر ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے ان کی وفات کی خبر سنکر خطبہ جمعہ میں بیان فرمائے۔ دوسرے تاریخ احمدیت میں ہمیشہ ثبت رہنے والے صدر انجمن کے اس ریزولیوشن سے جو انہوں نے ملک صاحب کی خدمات دین کی توفیق پانے کے متعلق اپنے خاص اجلاس میں ریکارڈ کر کے اخبار میں شائع کیا تیسرے انگریزی ترجمہ و تفسیر قرآن کے کام میں حضرت مولوی شیر علی صاحب اور حضرت میاں بشیر احمد صاحب رضوان اللہ علیہم کے ساتھ بطور رفیق کار رہ چکے ہونے سے اور ترجمہ و تفسیر کے کام کی سرانجام دہی کے سلسلہ میں بطور ایڈیٹر کے ان کا نام ثبت ہو جانے سے وہ حیات جاوید پا گئے۔ مذکورہ تین فضیلتوں کے حامل ہونے کے بعد درحقیقت یہ سوال ہی نہیں رہتا کہ ان کی مدحت و منقبت کے سلسلے میں کچھ اور بھی بیان ہو۔ تاہم یہ امر بھی قدرتی تقاضا ہی کی ذیل کا ہے کہ وہ شخص جو ان کے عہد طفلی سے لیکر وفات تک پورے چھیاسٹھ برس ان کا ہم منزل رفیق راہ رہا حتی رفاقت کرتا رہا ہے وہ بھی ان کے ذکر خیر سے کچھ تو رب سے حصہ پالے۔

مرحوم بھائی کے ذکر خیر کا آغاز میں بات سے کرتا ہوں جو کہ منزل حیات میں قدم پڑتے ہی اُن کے سامنے آ گئی۔ بس یہی وہ مقصد حیات قرار پا گئی اور پھر اسکے حاصل ہو جانے پر ہی منزل حیات ختم ہوئی شرح اس اجمال کی یہ ہے کہ ملک صاحب نے اپنے آبائی وطن کنجاہ سے بغرض تعلیم قادیان آئے تو وہ مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ ملک صاحب نے مجھے بتلایا کہ صبح کی نماز کے بعد بورڈنگ ہاؤس کے رفقاء طلباء کو جو ذوق شوق اور والہانہ انداز میں تلاوت قرآن کرتے پایا تو میری روح مسحور ہو گئی اور اسی بے خودی کے عالم میں میرے سینہ میں بے اختیار یہ آرزو اٹھی کہ قرآن کریم سے مجھے ایسی محبت اور وابستگی ہو جائے کہ بس اسی کے گرد گھومنا ہی میرا مقصود حیات ہو جائے۔

. . . .

ملک صاحب اعلیٰ درجہ کے ذہین اور فہیم تھے۔ مدرسہ احمدیہ کے نصاب پر عبور کرتے تو وہ ایک ممتاز بلند پایہ اور مستند عالم دین شمار ہوتے۔ مگر آسمان پر اُن کے لئے یہ سعادت مقدر تھی کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے پہلے دو خلفاء رضوان اللہ علیہم کی زبان مبارک سے بیان شدہ معارفِ قرآن کریم کو ارض کی مغربی دنیا کے لئے انگریزی کی زبان میں ڈھالیں اور ابھی وہ تعلیم عربیہ کی مبادیات ہی کی منزل میں تھے کہ انہوں نے مدرسہ احمدیہ کی راہ و منزل چھوڑ دی اور انگریزی تعلیم کی منزل اختیار کر کے ہائی سکول میں داخل ہو گئے اغلباً وہ ساتویں جماعت میں داخل ہوئے اور اس منزل پر چلتے ہوئے فرسٹ ڈویژن میں انٹرنس کا امتحان پاس کیا۔ بعدہ یونیورسٹی کی منازل طے کرتے کرتے گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم۔ اے انگلش کا امتحان دے کر یونیورسٹی سے ڈگری حاصل کی۔

نظام سلسلہ کے مرکزی دفتر سے خدمت پر لگائے جانے کا آغاز اس وقت ہوا جب کہ ملک صاحب کو تبلیغ اسلام کے لئے جرمنی میں بھیجا گیا۔ جرمنی میں ان کے قیام پر تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا کہ بوجوہ انہیں لنڈن مشن میں منتقل کر دیا گیا۔ یہ غالباً ۱۹۲۴ء کی پہلی سہ ماہی میں ہوا جب سے لنڈن مشن کا قیام ہوا تھا۔ اس کی کارگذاری اس حد تک محدود تھی کہ ہفتہ وار مشن ہاؤس میں اجلاس ہو جاتے تھے یا کسی دین و مذہب سے دلچسپی رکھنے والے سے مل کر مشن کا تعارف کرا دیا جاتا اور اس کا مشن سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کر لی جاتی۔ ملک صاحب جب لنڈن میں آئے تو ان کا بھی اسی دائرہ کار میں حصہ رہا۔ ملک صاحب کے آنے کے کچھ عرصہ بعد ایک بڑی خونچکاں بات وقوع میں آئی انگلستان کے [illegible] ایسا ہی نام تھا: کرکٹ کے ایک کھلاڑی سے کسی جگہ میدان کھیل میں غیر معمولی سانحہ ہوا۔ اس امر کے پیچھے اسلام دشمنی کا ہی جذبہ نہ تھا۔ سراسر جہالت بھی تھی کہ اس کھلاڑی کے کھیل میں جوہر دکھانے سے یہ ظاہر کیا گیا کہ زندگی کے اعلیٰ شعبوں میں پائے جانے والے باکمال اہل انگلستان کی عظمت کا تو کیا ذکر انگلستان کے تو ایک کرکٹ کے کھلاڑی کو بھی نعوذ باللہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر برتری حاصل ہے۔ ایسے اسلام دشمن طبقہ کے ایک اخبار نے اس خبر سے متعلق اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک توہین آمیز کارٹون شائع کر دیا۔ اس کے سامنے آنے پر ہمارے دل و جگر فگار ہو گئے۔ آنکھوں سے خون ٹپک پڑا۔

اب مجھ عاجز اور حضرت مولوی نیر صاحب کی مقدرت میں نہ تھا کہ دلوں کے مجروح ہونے پر انگریزی زبان میں اس دلآزار جگر فگار حرکت کے خلاف صدائے احتجاج بلند کر سکیں۔ تصرف الٰہی سے ملک صاحب یہاں آ چکے تھے اور ان کو یہ قدرت حاصل تھی کہ انگریزی زبان میں شعلہ بار الفاظ میں مجروح دلوں کی فغاں انگلش پبلک کے کانوں میں پہنچا دیں۔ دل مجروح اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے لبریز قلم پکڑا روح القدس نے اس کی جنبش میں وہ زور بھر دیا کہ وائٹ ہال کو جنبش میں ڈال دے صدائے احتجاج پریس میں بھی بھیجدی گئی یوں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے غیرت کا اظہار کرنے کے عمل سے ملک صاحب کے دونو ہمنوا بھی شفاعتِ رسولؐ کے امیدوار ہو گئے

سنہ ۱۹۲۴ء کے آخری چار مہینے ایسے تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ کے تاریخی سفر کی تقریب پیدا ہوئی۔ حضور لنڈن میں ایک جلسہ مذاہب میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام پر اپنا مضمون بیان کرنے کے لئے لنڈن پہنچے تھے۔ حضور کے قیام کے دوران ملک صاحب پریس سیکرٹری کی خدمت بجا لاتے رہے۔ حضور ابھی وہاں ہی تھے کہ ملک صاحب کو اپنی اہلیہ اور بچوں کو وطن میں چھوڑ آنے کے لئے بھیجدیا گیا اور قادیان میں تھوڑے دن ٹھہرنے کے بعد انہیں دوبارہ انگلستان بھیجدیا گیا اور محترم مولانا درد صاحب مرحوم اور ان کے واپس آ جانے کے بعد محترم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب مرحوم کے رفیق کار ہو کر ان کی رفاقت ریویو انگریزی کے ایڈیٹ کام کرنے پر متعین رہے اور کچھ برس بعد واپس مرکز میں آ گئے۔ انگلستان سے واپس آئے تو کچھ برس متفرق سے کاموں پر متعین رہے گرلز سکول کے ہیڈ ماسٹر اور معلم بھی رہے۔ کچھ وقت ریویو اردو کی بھی ادارت کی۔ زیادہ عرصہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سن رائزر ہی کے ایڈیٹر رہے۔ سکول میں طالب علمی کے زمانے میں مرحوم بورڈنگ ہاؤس میں گھومتے پھرتے بڑے ولولہ انگیز لہجہ سے یہ شعر اکثر پڑھتے رہتے

؎ لوگ کہتے ہیں کہ نالائق نہیں ہوتا قبول
میں تو نالائق بھی ہو کر پا گیا درگاہ میں بار

اس زمانے میں اس شعر کے دلی لگن سے پڑھتے رہنا اس امر کا مظہر تھا کہ شعر پڑھنے والے کو شعر کہنے والے علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اور کلام سے طبعی محبت ہے ورنہ اس کا اپنا حال تو ایسا نہ تھا کہ یہ شعر اس کا ترجمان سمجھا جاتا۔ لیکن جیسے کہ بعد میں ایک وقت آنے پر ظاہر ہوا کہ یہ امر خدائی تقدیر میں مقدر تھا کہ شعر کہنے والے علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی کی طفیل شعر پڑھنے والے کے حال پر بھی صادق آجائے۔

چنانچہ وہ وقت آگیا جو کہ علم الٰہی میں اس امر کے لئے مرہون اور مقدر تھا کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو بات اپنے احوال کے پیش نظر ایک شعر میں ظاہر فرمائی تھی۔ اس شعر کے دلی لگن سے پڑھنے والے آپ کے ایک غلام پر بھی کسی قدر نصیبہ صادق کر دی جائے۔ ملک صاحب کو اس نصیب سے بہرہ یاب ہونے سے انگریزی ترجمہ و تفسیر قرآن کا کام کرنے والے بورڈ میں کیا گیا۔ انگریزی دان تو وہ تھے ہی۔ لیکن اس کام کے لئے اولین اہلیت یہ کہ کام کرنے والے کے دل میں قرآن سے محبت ہو۔ سو وہ موہبت الٰہی ہی سے ان کے اندر فطری طور پر موجود تھی۔ مزید برآں بورڈ میں پہلے سے کام کرنے والے بزرگ ارکان سے ہم مثلی کی نسبت کے اعتبار سے ملک صاحب کی زندگی بھی ان بزرگوں کی طرح گلستانِ قرآن میں گل چینی اور گل گشت کرتے گزرتی چلی آرہی تھی۔ الٰہی تصرف ہی سے ان کا تقرر ہوا اور پھر وہ اس کام کے مطلوب اہل ظاہر ہوئے۔ ابھی کام کے نصف تک ہی تکمیل ہوئی تھی اور اس میں سے صرف پہلی جلد شائع ہوئی تھی کہ بورڈ کے رکن اول حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ وفات پا گئے اور جماعت کے نئے مرکز کے قیام اور استحکام کی ضروریات بورڈ کے رکن ثانی حضرت میاں بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا دامن کھینچ کر اپنی طرف لے گئیں اور بقیہ نصف کام کی تکمیل ملک صاحب کی اکیلی جان پر ہی پڑ گئی۔ اور جیسا کہ (ایڈیٹرز) نے اپنے ایڈیٹوریل نوٹ میں ذکر کیا۔ تفسیری نوٹ زیادہ تر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ہی کے کلام سے چنے گئے ہوئے ہیں۔ اور جیسے کہ ظاہر ہے حضور رضی اللہ عنہ کا کلام اس قدر ہے کہ اس کے مجموعہ کو تہہ بتہہ رکھا جائے تو بہت اونچا مینار بن جائے۔ پس اس قدر وسیع کلام پر عبور کرنا اور اس میں سے مجوزہ کتاب تفسیر میں بیان کئے جانے والے حقائق و معارف کا انتخاب کرنا نہایت ہی محنت طلب عرق ریزی کا کام تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیق دی کہ بورڈ کے بعد انہوں نے خود بھی بحر پر اس عبور کو حاصل کر لیا اور بقیہ نصف کام تکمیل کو پہنچا دیا۔

یہ تمام تفسیری کام چار جلدوں میں تالیف ہوا۔ مگر اس کام کی تکمیل کے سلسلے میں ملک صاحب کی روح کو ابھی تسکین نہ ہوئی تھی۔ ان کی روح کی تسکین اس امر کی متقاضی تھی کہ ان چار جلدوں کا ملخص ایک جلد میں ہو جائے اور یہ ایسا دشوار ترین کام تھا کہ اسے وہی ذہن کر سکتا تھا جسے اللہ تعالیٰ نے خاص اس کام کے لئے استعداد سے نوازا ہو۔ سو ملک صاحب کو یہ توفیق بھی مل گئی کہ چار جلدوں کا ملخص ایک جلد میں تالیف کر دیا۔ (باقی)

دعائے نعم البدل

عزیزم چوہدری مقصود احمد ولد چوہدری نواب دین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھاگو بھٹی ضلع سیالکوٹ کا بچہ صرف دو گھنٹے زندہ رہنے کے بعد ۳ مارچ کو فوت ہو گیا ہے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو نعم البدل سے نوازے اور انہیں اور دوسرے متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ (آمین)

غلام محمد خان معلم وقف جدید
چک ۱۶۶/مراد۔ ضلع بہاولنگر

زعماء کرام انصار اللہ

اپنی اپنی مجالس کے بجٹ جلد سے جلد مرکز کو ارسال فرمائیں

قائد مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۰۶۵

میں فاطمہ بی بی زوجہ محمد شفیع صاحب قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال ...... بیعت ۱۹۲۲ء ساکن ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۳/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر وصول شدہ مبلغ ۳۲/- روپے
۲۔ زیور طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی ۵۰۰/- ر

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ :- فاطمہ بی بی زوجہ محمد شفیع صاحب معرفت حنیف بٹ دوکاندار سمبڑیال روڈ محلہ مغلپورہ ڈسکہ۔ ضلع سیالکوٹ
گواہ شد: نثار خاں موصی ۱۹۹۵۹ مربی سلسلہ احمدیہ ڈسکہ۔
گواہ شد: محمد شفیع خاوند موصیہ ڈسکہ

مسل نمبر ۲۳۰۶۶

میں امۃ القیوم زوجہ ملک محمد اقبال صاحب قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ... سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چونڈہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷/۲/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۵۰۰/- روپے
۲۔ زیور طلائی وزنی ۱۲ تولہ مالیتی ۶۰۰۰/- ر
۳۔ نقد مبلغ ۳۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ :- امۃ القیوم زوجہ ملک محمد اقبال صاحب محلہ ماچھی واڑہ چونڈہ۔ ضلع سیالکوٹ
گواہ شد :- عبدالرشید بٹ موصی ۱۹۱۲۵ صدر جماعت احمدیہ چونڈہ۔
گواہ شد : عبدالرحیم عارف موصی ۵۲۲۳ مربی سلسلہ احمدیہ چونڈہ

مسل نمبر ۲۳۰۶۷

میں بشریٰ نسرین بنت شہباز خان صاحب باجوہ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چونڈہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸/۲/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد جو اس وقت ۱۰/- روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ :- بشریٰ نسرین بنت شہباز خان صاحب باجوہ محلہ ہندروال چونڈہ ضلع سیالکوٹ
گواہ شد :- عبدالرشید بٹ موصی ۱۹۱۲۵ صدر جماعت احمدیہ چونڈہ
گواہ شد :- عبدالرحیم عارف موصی ۵۲۲۳ مربی سلسلہ احمدیہ چونڈہ

تشنج اور ہیضہ سے ہونے والا
مہلک اپھارہ
منٹوں میں ختم کرنے والی اکسیر
اور دیگر حیوانی امراض کی اکسیروں پر مشتمل
لٹریچر مفت منگوائیے
جانوروں کی اکسیروں کے اصلی فارمولوں کے موجد
کیور ٹو ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ٹاہو کراچی راولپنڈی
ہیڈ آفس
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیبیا میں گرجا گھر کو آگ لگانے والے پانچ افراد کو برسرِ عام گولیوں سے اُڑا دیا گیا

ٹریپولی ۸ر اپریل۔ لیبیا میں جمعرات کے روز (۷ر اپریل ۱۹۷۷ء کو) پانچ افراد کو گولیوں سے اُڑا دیا گیا۔ ان پر بن غازی میں ایک گرجا گھر کو آگ لگانے کا الزام ثابت ہو گیا تھا۔ "دی عرب ریوولیوشن نیوز ایجنسی" (ا۔ر۔ن۔ا) کے مطابق یہ پانچوں افراد بن غازی میں مصر کے مرحوم صدر جمال عبدالناصر کے مجسمہ اور بندرگاہ کو تخریبی کارروائیوں کے ذریعہ نقصان پہنچانے کے بھی ذمہ وار تھے۔ ......

ایک شخص کو ...... پندرہ سال قید کی سزا دی گئی ہے اور آٹھ دوسرے مجرموں کو بری کر دیا گیا ہے۔ ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ پانچ مجرموں کو اُسی جگہ برسرِ عام گولیوں سے اُڑایا گیا جہاں انہوں نے جرائم کا ارتکاب کیا تھا۔ لیبیا کی حکومت نے کہا ہے کہ وہ عبادت کے مختلف مقامات کے بارہ میں کسی قسم کا امتیاز کرنے کی روادار نہیں ہے۔ اس کے نزدیک ایسے لوگ جو عبادت گاہوں پر خواہ وہ مسجد ہو یا گرجا گھر یا یہودیوں کا معبد حملہ کرتے ہیں شدید اور عبرتناک سزا کے مستحق ہیں۔ کیونکہ یہ سب ایسی جگہیں ہیں جہاں ایک خدا کی عبادت کی جاتی ہے اور اِس بنا پر اس امر کی سزاوار ہیں کہ ان کی یکساں طور پر تعظیم و تکریم اور حفاظت کی جائے۔ (اے۔ ایف۔ پی)"

(بحوالہ "پاکستان ٹائمز" و روزنامہ "مساوات" لاہور بابت ۹ر اپریل ۱۹۷۷ء)

اعلاناتِ نکاح

۱۔ عزیز جاوید محمود احمد ابن مکرم قاضی محمد اسحاق صاحب بسمل کا نکاح ہمراہ عزیزہ موج تبسم صاحبہ بی۔اے بنت مکرم غلام حسن صاحب مرحوم مبلغ پانچ ہزار روپے مہر پر قرار پایا ہے۔ نکاح کا اعلان مکرم مولوی محمد بشیر صاحب شاد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم لاہور نے مورخہ ۷۷-۲-۵ کو کیا۔ جاوید محمود احمد کے والد قاضی محمد اسحاق صاحب بسمل جماعت احمدیہ ملتان کے قاضی ہیں۔ موج تبسم صاحبہ کے والد غلام حسن صاحب مرحوم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔ (برکت اللہ محمود مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ملتان)

۲۔ عزیزم مکرم محمد اکرام صاحب ولد مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب ساکن تخت بھائی ضلع مردان کا نکاح مکرم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے عزیزہ محترمہ کشور سلطانہ صاحبہ بنت محترم چوہدری غلام مصطفےٰ صاحب ساکن چک ۳۷ ب پنڈت والا ضلع شیخوپورہ کے ہمراہ بتاریخ ۳ر اپریل ۱۹۷۷ء مسجد نصرت محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ میں بعد نماز مغرب پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

(چوہدری ادریس احمد لیکچرار گورنمنٹ کالج بہاولنگر)

نور کاجل کی نئی پیکنگ

نور کاجل اب نئی خوبصورت شیشی میں پیک ہو رہا ہے۔ پہلے کی طرح چھوٹی اور بڑی پیکنگ ہو گی۔ ان میں جلد ہی سلائی بھی لگا دی جائے گی، انشاء اللہ۔

آئندہ کے لئے خوردہ قیمتیں حسب ذیل ہوں گی۔

نور کاجل خورد ۱/۵۰ نور کاجل کلاں ۲/۵۰

دکانداروں کو معقول کمیشن دیا جائے گا۔

المشتہر مینیجر خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

محترم ڈاکٹر سید اختر اورینوی وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان نے اطلاع دی ہے کہ محترم ڈاکٹر سید اختر احمد صاحب اورینوی ایم۔اے ڈی لٹ صدر شعبہ اردو پٹنہ یونیورسٹی ابن محترم سید وزارت حسین صاحب مرحوم آف اورین۔ بہار (بھارت) ۳۱ر مارچ ۱۹۷۷ء کو وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم ایک عرصہ سے بیمار چلے آرہے تھے۔ ہر ممکن علاج اور ادویات مہیا کرنے کی کوشش کی گئی مگر تقدیر الٰہی غالب آگئی۔

مرحوم صوبہ بہار (بھارت) کے ایک نہایت مخلص، دیندار اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فدائی، خاندان کے چشم و چراغ تھے اور خود بھی ذاتی طور پر ہمہ صفت موصوف اور اردو کے نامور ادیب اور نقاد تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، جنت میں اعلیٰ مقام بخشے اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق دے۔

(نظارت خدمتِ درویشان)

گمشدہ گھڑی

ریلوے لائن کے پاس سے ایک رسٹ واچ زنانہ ملی ہے جس کسی کی ہو نشانی بتا کر دفتر لجنہ مرکزیہ سے حاصل کر لیں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ولادت

خاکسار کے بہنوئی مکرم ملک مقصود احمد صاحب ہمایوں پوسٹل کلرک کیمبلپور کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۵ر مارچ بروز جمعۃ المبارک پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ حضرت اقدس نے بچی کا نام منورہ تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم ملک عبدالواحد صاحب رہتاس ضلع جہلم کی پوتی اور مکرم ملک فضل الدین صاحب کارکن دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، صالحہ اور خادمہ دین بنائے اور صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے آمین۔

(شمس الدین مخلص نصرت جہاں ربوہ)

درخواست دعا

میری چھوٹی بہن ساجدہ بشریٰ ابھی تک بیمار ہے۔ بے چینی اور کمزوری بہت زیادہ ہے نیز میری والدہ محترمہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ہر دو کی صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (شاہدہ بشریٰ بنت مولوی نظام الدین صاحب مہمان دارالعلوم غربی ربوہ)

جائیداد کی خرید و فروخت

ربوہ میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے آپ کی سہولت کے پیشِ نظر ایک واحد رجسٹرڈ ادارہ کھولا گیا ہے۔ اِس باقاعدہ ادارے کا دفتر قومی مرکزی بچت بینک کے متصل دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے بالمقابل واقع ہے۔

ہمیں آپ اپنی خدمت کے لئے ہر وقت مستعد پائیں گے۔ ربوہ شہر اور مضافات میں نہایت مناسب داموں پر پلاٹس، مکانات اور زرعی زمین برائے فروخت موجود ہیں۔

احمد اسٹیٹس

پراپرٹی ڈیلر رجسٹرڈ انس مارکیٹ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷